Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 02, July-September 2024, **PP**: 263-272
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

مقاطعہ قریش اور شعبِ ابی طالب میں قبیلۂ نبویؐ کی محصوری: مجموعۃ الوثائق السیاسیہ کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

The Boycott of Quraysh of Makkah and the Siege of the Prophet's Tribe in Sha'ab Abī Ṭālib: A Research and Analytical Study of "Majmūaat al-Wathā'iq al-Siyāsiyah"

1. Muhammad Shamim shamimmuhammad1977@gmail.com	*Principal, Government Associate College of Commerce, Kahuta, Rawalpindi.*
2. Muhammad Hameed kiani2420@gmail.com	*Ph. D Scholar, Department of Islamic Thought and Culture, National University of Modern Languages, Islamabad.*

How to Cite:	Muhammad Shamim and Muhammad Hameed. 2024: "The Boycott of Quraysh of Makkah and the Siege of the Prophet's Tribe in Sha'ab Abī Ṭālib". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (02): 263-272.
Article History:	**Received**: 28-07-2024 · **Accepted**: 28-08-2024 · **Published**: 30-09-2024
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	CC BY — This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

DRJI · ADVANCED SCIENCES INDEX · ADVANCED SCIENCE INDEX · CiteFactor · ASIAN Research Index · SCI · Google Scholar · اردو جرائد اشاریہ · تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ · ADL ASIAN DIGITAL LIBRARY · EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE *of Social Sciences Research & Development*

مقاطعہ قریش اور شعبِ ابی طالب میں قبیلۂ نبویؐ کی محصوری: مجموعۃ الوثائق السیاسیہ کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

The Boycott of Quraysh of Makkah and the Siege of the Prophet's Tribe in Sha'ab Abī Ṭālib: A Research and Analytical Study of "Majmūaat al-Wathā'iq al-Siyāsiyah"

1. **Muhammad Shamim**
   Principal, Government Associate College of Commerce, Kahuta, Rawalpindi.
   shamimmuhammad1977@gmail.com

2. **Muhammad Hameed**
   Ph. D Scholar,
   Department of Islamic Thought and Culture, National University of Modern Languages, Islamabad.
   kiani2420@gmail.com

Abstract

The *Quraysh* of Makkah could not tolerate the continued success of the Prophet Muhammad (ﷺ) and the Muslims, so they made a program among themselves to boycott *Banū Hāshim and Banū Muṭṭalib*, not to do business nor associate in any area with them. They should not even have matrimonial relations with them, on this they tried to make the rest of the tribes of Makkah their allies and made a written agreement which was signed by their leading people, which agreement they signed in the *Ka'aba*. Suspended, *Banū Hāshim and Banū Muṭṭalib* along with Prophet (ﷺ) were surrounded in *Sha'ab Abī Ṭālib*, and endured hunger, thirst and hardships for three years. This agreement is also mentioned in the authentic books of *Ḥadīth* and *Sīrah*. The siege of the Prophet (ﷺ) and the Muslims in the camp of *Abī Ṭālib* and the social boycott of them by the *Quraysh* of Makkah were apparently a cause of hardships and sufferings for them, but if we consider it, it was actually the wisdom of Allah to save his Messenger and the Muslims from hardships and sufferings, to enable them to successfully face the difficulties and sufferings encountered in the path of religion, so history testifies that later Muslims faced difficulties with great courage and bravery and achieved glorious achievements.

Keywords: *Sīrah, Quraysh, Social Boycott, Sha'ab Abī Ṭālib.*

تعارف

رسولِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ تا قیامت انسانیت کے لیے انمول اور زریں رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ قرآن میں آپ ﷺ کی سیرت کو اسوہ حسنہ سے تعبیر کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ زندگی کے ہر ہر پہلو اور گوشے کے بارے میں رہنمائی کے لیے بہترین نمونہ۔ انسانی زندگی خوشی غمی، دکھ سکھ اور راحت و مصائب کا مجموعہ ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ بھی ان تمام پہلوؤں سے عبارت ہے۔ انہی میں سے ایک شعبِ ابی طالب کا واقعہ ہے جس میں تین سال کے لیے قریشِ مکہ نے آپ ﷺ کے قبائل بنو ہاشم و بنو مطلب کا سماجی و معاشی مقاطعہ کیے رکھا۔ آپ ﷺ اور آپ کے پیروکاروں کے لیے یہ انتہائی آزمائش کا زمانہ تھا۔ زیرِ نظر مقالہ میں اسی واقعہ کو ڈاکٹر حمید اللہ کی کتاب "الوثائق السیاسیۃ" کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔ تاہم ابتداء میں اس واقعہ سے متعلق روایت اور اس کا ترجمہ کرنے کے بعد دیگر پہلوؤں پر تحقیق کی جاتی ہے۔

قَالَ ابنُ إسحَاقَ: فَلَمَّا رَأَت قُرَيشٌ أَنَّ أَصحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَد نَزَلُوا بَلَدًا، أَصَابُوا بِهِ أَمْنًا، وَأَنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَنَعَ مَنْ لَجَأَ إِلَيْهِ مِنهُمْ، وَأَنَّ عُمَرَ قَدْ أَسْلَمَ، فَكَانَ هُوَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، وَجَعَلَ الْإِسْلَامُ يَفْشُو فِي الْقَبَائِلِ، اجْتَمَعُوا وَائْتَمَرُوا أَنْ يَكْتُبُوا كِتَابًا يَتَعَاقَدُونَ فِيهِ:[بِاسْمِكَ اَللَّهُمَّ] . عَلَى بَنِي هَاشِمٍ، وَبَنِيَّ الْمُطَّلِبِ، عَلَى أَنْ لَا يُنْكِحُوا إِلَيْهِمْ وَلَا يُنْكِحُوهُمْ، وَلَا يَبِيعُوهُمْ شَيْئًا، وَلَا يَبْتَاعُوا مِنهُمْ،[وَلاَ يُعَامِلُوْهُمْ حَتَّى يَدْفَعُوْا إِلَيْهِمْ مُحَمَّدًا فَيَقْتُلُوْهُ].فَلَمَّا اجْتَمَعُوا لِذَلِكَ كَتَبُوْا فِي صَحِيفَةٍ. ثُمَّ تَعَاهَدُوا وَتَوَاثَقُوا عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ عَلَّقُوا الصَّحِيفَةَ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ تَوْكِيدًا عَلَى أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ كَاتِبُ الصَّحِيفَةِ مَنْصُورَ بْنَ عِكْرِمَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ هَاشِمِ ابْن عَبْدِ مَنَافِ بْنِ عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ. قَالَ ابْنُ هِشَامٍ: وَيُقَالُ: النَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ.ثُمَّ إِنَّ قُرَيشًا دَعَوا حُلَفَاءَهُمْ مِنْ كِنَانَةَ (وَهُمُ الْأَحَابِيْشُ) لِيَشْتَرِكُوْا مَعَهُمْ فِي نَفْسِ الْعَقْدِ. فَتَعَاقِدُوْا فِي خِيْفِ بَنِي كِنَانَةَ قَرِيْبٌ مِّنْ مَسْجِدِ مِنَى، كَمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ 25/ 45، 56/ 179، 63/ 39؛وأبو داؤد 11/ 86، 18/ 10؛ وابن حنبل 2/ 237 (أو رقم 7239). وَكَأَنَّهُ لَم يَكُنْ هُنَاكَ وَثِيقَةٌ مَّكْتُوبَةٌ لِهَذَا الْأِشْتِرَاك.

ابنِ اسحاق کے مطابق جب قریش کو معلوم ہوا کہ اصحابِ رسول ﷺ نجاشی کے ہاں پر امن اور محفوظ ہیں، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں، نیز رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحابؓ کو اب ان کی اور حضرت حمزہ بن عبد المطلبؓ کی تائید حاصل ہے اور مختلف قبائل میں اسلام بھی پھیل رہا ہے تو وہ اکٹھے ہوئے اور ان سے قطع تعلق کیا جسے تحریری شکل دی کہ: خدائے برتر تیرے نام سے، بنی ہاشم و بنی مطلب سے قطع تعلق کرتے ہیں کہ ان سے شادی کریں گے نہ انہیں رشتہ دیں گے، انہیں کچھ فروخت کریں گے نہ ان سے کچھ خریدیں گے، ان سے اس وقت تک کسی طرح کا معاملہ نہیں کریں گے جب تک وہ محمد کو ہمارے حوالے نہ کر دیں تا کہ انہیں قتل کر سکیں۔ اس امر پر متفق ہو کر سب نے ایک تحریر نامہ تیار کیا اور اس پر کار بند رہنے کا عہد کر کے اسے کعبۃ اللہ میں معلق کر دیا۔ کاتبِ تحریر منصور بن عکرمہ بن عامر بن ہاشم بن عبدِ مناف بن عبد الدار بن قصی تھا، ابنِ ہشامؒ کے مطابق کاتب نضر بن حارث تھا۔ نیز قریش نے بنو کنانہ (احابیش) سے اپنے حلیفوں کو بھی مذکورہ معاہدے میں شمولیت کی دعوت دی۔ سو مسجدِ منیٰ کے قریب خیفِ بنی کنانہ کے مقام پر وہ بھی اس معاہدے میں شامل ہوئے، جیسا کہ صحیح بخاری، 25/ 45، 56/ 179، 63/ 39، سننِ ابو داؤد، 11/ 86، 18/ 10، اور مسندِ احمد بن حنبل، 2/ 237 یا حدیث نمبر 7239 میں ہے۔ جبکہ اشتراکِ مذکور پر کوئی تحریری معاہدہ نہیں ہوا۔

روایت میں مذکور انساب و اعلام کی تحقیق

درج ذیل سطور میں مقاطعۂ قریش کے متن میں جو مختلف قبائل کے نام اور اعلام مذکور ہیں ان کی تحقیق پیش کی جاتی ہے:

قبیلۂ قُریش

نضر بن کنانہ کی اولاد میں قریش بن بدر بن یخلد بن نضر ایک شخص تھا جو بنو کنانہ کی تجارتی سرگرمیوں کی قیادت کرتا تھا، قریش کے تجارتی قافلوں کی قیادت کے سبب اسے قریش کہا جاتا تھا۔ اس کا والد بدر بن یخلد شرکائے بدر میں سے تھا، جہاں رسول اللہ ﷺ کا سامنا قریش سے ہوا تھا اور فہر بن مالک کو بھی قریش کہا گیا اور جو ان کی اولاد سے نہ ہو اسے قریش تسلیم نہیں کیا گیا۔[1]

عبد الکریم سمعانیؒ کے مطابق قاف کے ضمہ اور راء مفتوح (قُرَیش) اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے مرکز قصی بن کلاب پر یہ سب قبائل جمع ہو جاتے ہیں، سو قُصی کو قریش کہا گیا اور ان سے قبل کسی کے لیے یہ لفظ نہیں کہا گیا۔ دار قطنی کے مطابق قریش ایک معروف قبیلہ ہے جس کی دو شاخیں ہیں، قریش البطاح اور قریش الظواہر، چونکہ یہ تاجر تھے اور خرید و فروخت اور اشیائے تجارت کی تلاش و جستجو کرتے تھے، بایں سبب انہیں قریش کہا گیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت میں ایک خاص سمندری مچھلی کو بھی قریش کہا گیا۔[2] شہاب الدین نویریؒ کے مطابق قریش سے مراد بنو فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہیں۔ قریش، حجاز (جزیرۃ العرب) کا مشہور و معروف اور عظیم الشان قبیلہ جو مکہ مکرمہ اور اس کے گرد و نواح میں مقیم تھا، قریش نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں۔[3]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

ابو حفص عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن قریش تھے، عام الفیل کے تین برس بعد پیدا ہوئے، چالیس مردوں اور بارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے، اولین مہاجرین میں شامل تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جملہ غزوات اور بیعتِ رضوان میں شریک ہوئے، شام، عراق اور مصر وغیرہ ممالک فتح کیے، تاریخ ہجری کا آغاز کیا، سب سے پہلے امیر المؤمنین کے لقب سے ملقب ہوئے۔[4] کتبِ حدیث میں 537 احادیث آپؓ سے مروی ہیں، متعدد محکمہ جات کے بانی، مختلف ریاستوں اور ممالک کے فاتح، 13ھ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے بعد آپؓ کی بیعتِ خلافت کی گئی، رسول اکرم ﷺ نے "فاروق" کے لقب سے نوازا، نمازِ فجر میں آپؓ پر حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے غلام ابو لؤلؤ فیروز الفارسی نے خنجر سے وار کیا اور پھر تین دن کے بعد 23ھ کو آپؓ کی شہادت ہوئی۔[5]

حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم، رسول اللہ ﷺ کے چچا اور رضاعی بھائی، سید الشہداء، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے شیر، ابو عمارہ اور ابو یعلیٰ کنیت تھی، رسول اللہ ﷺ سے عمر میں چار برس بڑے، بعثت کے چھٹے سال رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم آنے کے بعد اسلام لائے، بدر و احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر متعدد کفار تہہ تیغ کیے، اُنسٹھ برس کی عمر میں غزوہ اُحد میں وحشی بن حرب کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ آپؓ نے ہمیشہ رسول ﷺ کی تائید و نصرت کی اور آپ کے ساتھ ہجرت کی، رسول اکرم ﷺ نے آپ کا لقب اسد اللہ رکھا اور سید الشہداء کہہ کر پکارا، غزوہ اُحد کے موقع پر لڑتے لڑتے شہید ہوئے، عبد اللہ بن جحش اور آپ رضی اللہ عنہما کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔[6]

بنی ہاشم و بنی مطلب

ہاء کے فتحہ، الف، شین مکسور اور میم سے مراد ہاشم بن عبدِ مناف کی طرف نسبت ہے، جن کا نام عمرو تھا، ہاشم اس لئے کہلائے کہ یہ ثرید بنا کر لوگوں کو کھلاتے تھے، انہیں بنو قبیلہ بھی کہا جاتا تھا۔[7] ابنِ ہشامؒ کے مطابق بنی ہاشم کا نسب ہاشم عمرو بن عبد مناف المغیرہ بن قصی زید بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئ بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ عامر بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہے۔[8] میم کے ضمہ، طاء مشدد کے فتحہ، لام کے کسرہ اور باء سے مطّلب بن عبد مناف بن قصی کی طرف نسبت مراد ہے۔[9] روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی مطلب و بنی ہاشم کو جو دیا برابر دیا اور نہ دیا تو دونوں کو نہ دیا، یہ دورِ

جاہلیت و اسلام میں بھی شیر وشکر رہے[10]، جس سے واضح ہے کہ بنی ہاشم و بنی مطلب ایک ہی باپ کی اولاد اور بھائی تھے، اور ہمیشہ آپس میں شیر وشکر رہے، بایں وجہ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن عفانؓ کے سوال پر جواباً انہیں فرمایا تھا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں۔[11]

اختلافِ متن کی تحقیق

مقاطعۂ مذکورہ کا متن مختلف کتب میں الفاظ و معانی کے اختلاف کے ساتھ ملتا ہے، تفصیل حسبِ ذیل ہے:

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ... طبقات الکبریٰ لابنِ سعد 1/ 163، سیرۃ النبویۃ لابنِ اسحاق ص208، سیرۃ النبویۃ لابنِ ہشام 1/ 367، جمل من انساب الاشراف للبلاذری 1/ 34، الوفاء لابنِ جوزی 1/ 314، امتاع الاسماع للمقریزی 1/ 43، نہایۃ الارب فی فنون الادب 16/ 258، اور اعلام الوریٰ باعلام الہدیٰ للطبرسی ص66 میں مقاطعہ کی عبارت کا آغاز انہی الفاظ سے کیا گیا۔ ابنِ عبد ربہ نے لکھا کہ ابراہیم بن محمد الشیبانی کے مطابق سورۃ ہود کے نزول تک عرب میں تحریروں کا آغاز بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ سے ہوتا رہا۔ جب آیت بِسْمِ اللَّهِ مَجْرِيْهَاوَمُرْسٰهَانازل ہوئی تو بِسْمِ اللہ لکھا جانے لگا، پھر سورۃ بنی اسرائیل میں قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ کے نازل ہونے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لکھا جاتا رہا۔ پھر بعد ازاں سورۃ النمل میں إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ إِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے تحریروں کی ابتدا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے فرمائی اور اس طرح ابتداء کرنا سنت قرار پائی۔[12]

عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَ بَنِي الْمُطَّلِبِ ، عَلَى أَلَّا يَنكِحُوا إِلَيهِمْ وَ لَا يُنكِحُوهُمْ ... متنِ مذکور کے ابتدائی الفاظ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَ بَنِي الْمُطَّلِبِ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب نزول النبی ﷺ مکۃ 2/ 148، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب النزول بالمحصب 2/ 952، صحیح لابنِ خزیمہ، کتاب المناسک، باب استحباب النزول للمحصب 4/ 321، سنن الکبریٰ للنسائی، کتاب المناسک، باب نزول المحصب بعد النفر 4/ 228، سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب قسم الفیء والغنیمہ، باب اعطاء الفیء علی الدیوان 6/ 594، دلائل النبوۃ للبیہقی 2/ 315، سیرۃ ابن اسحاق 1/ 198، سیرۃ ابن ہشام 1/ 350، الروض الانف للسہیلی 3/ 174، نہایۃ الارب فی فنون الادب للنویری 16/ 258، سبل الہدیٰ والرشاد للشامی 2/ 502، اور سیرۃ النبویہ لزینی دحلان 1/ 263 میں بعینہ روایت کیے گئے، جبکہ صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب اذا اسلم قوم فی دار الحرب 4/ 71، اور سنن ابنِ ماجہ، کتاب المناسک، باب دخول مکۃ 2/ 981 میں فقط عَلَى بَنِي هَاشِمٍ کے الفاظ ہیں، سیرۃ ابنِ ہشام، الروض الانف للسہیلیؒ اور نہایۃ الارب فی فنون الادب للنویریؒ میں متن کی عبارت عَلَى أَنْ لَّا يَنكِحُوا إِلَيهِمْ وَلَايُنكِحُوهُمْ بعینہٖ مذکور ہے، جبکہ سنن الکبریٰ للبیہقیؒ اور سبل الہدیٰ والرشاد للشامیؒ میں أَنْ لَا يُنْكِحُوْهُمْ وَلَا يَنكِحُوْا إِلَيْهِمْ، کے الفاظ ہیں، اور سیرۃ ابنِ اسحاق میں ان الفاظ أَن لَّايُنَاكِحُوْهُمْ کے علاوہ باقی عبارت اسی طرح ہے۔

وَلَا يَبِيْعُوهُمْ شَياً وَلاَ يَبتَاعُوْا مِنْهُمْ،وَلَا يُعَامِلُوهُمْ حَتَى يَدفَعُوْا إِلَيهِمْ مُحَمَّداً فَيَقتُلُوْهُ ...مذکورہ عبارت کا ابتدائی جملہ وَلَا يَبِيْعُوهُمْ شَياً وَلَا يَبتَاعُوْا مِنْهُمْ سیرۃ ابنِ ہشام، الروض الانف، نہایۃ الارب فی فنون الادب اور سبل الہدیٰ والرشاد للشامیؒ میں بعینہٖ مذکور ہے، جبکہ سیرۃ ابنِ اسحاق میں وَلَا يُبَايِعُوْنَهُمْ وَلَايَبتَاعُوْنَ مِنهُمْ کے الفاظ ہیں اور سنن الکبریٰ للبیہقیؒ میں وَلَايُبَايِعُوْهُمْ وَلَايَبتَاعُوْامِنهُمْ کے الفاظ روایت کیے گئے البتہ الوفا باحوال المصطفیٰ لابنِ جوزیؒ میں وَلَايَبِيْعُوْهُمْ وَلَايَبتَاعُوْا مِنْهُمْ مذکور ہے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور صحیح ابنِ خزیمہ میں أَنْ لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ، دلائل النبوۃ للبیہقیؒ میں أَنْ لَا يُنْكِحُوهُمْ

وَلَایَنْكِحُوا اِلَيْهِمْ وَلَايُبَايِعُوهُمْ وَلَايَبْتَاعُوامِنْهُمْ، اور دلائل النبوۃ لابی نعیمؒ میں عَلَى أَنْ لَايُجَالِسُوهُمْ وَلَايُخَالِطُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ وَلَا يَدْخُلُوا بُيُوتَهُمْ کے الفاظ مذکور ہیں۔وَلاَ يُعَامِلُوهُمْ حَتَى يَدْفَعُوْا إِلَيْهِمْ مُحَمَّدًا فَيَقتُلُوْهُ...یہ عبارت تاریخِ یعقوبی 2/25 میں ہے۔

روایاتِ متن کی تحقیق

مقاطعۂ مذکورہ کا متن الفاظ اور مفاہیم و معانی کے اختلافات کے ساتھ مختلف روایات میں مذکور ہے، جن کے بغور مطالعہ سے حسبِ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

- روایات میں ہے کہ معاہدہ کی ساری عبارت جو ظلم و جبر پر مبنی تھی، اللہ کے نام کے سوا دیمک نے چاٹ لی [13]، اور بعض روایات میں یہ بھی ذکر ہے کہ ظلم و جبر پر مبنی متن کی ساری عبارت میں سے فقط اللہ کا نام دیمک نے چاٹ لیا تھا۔[14]
- کاتب کا نام بعض روایات میں منصور بن عکرمہ اور بعض میں نضر بن حارث ذکر کیا گیا ہے اور یہ بھی مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ کی دعائے ضرر (بد دعاء) سے اس کے ہاتھ کی ایک انگلی ناکارہ ہوگئی۔[15] بعض روایات میں اس کا ہاتھ ناکارہ ہونے کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔[16] روایات میں طلحہ بن ابی طلحہ عبدوی کا بھی بطورِ کاتب ذکر ہے۔[17] بغیض بن عامر بن ہاشم [18]، اور عکرمہ بن ہاشم بن عبد کے نام بھی کاتب کی حیثیت سے ملتے ہیں۔[19]
- مقاطعہ کی تحریر کعبہ یا جوفِ کعبہ میں معلق کرنے کا ذکر ملتا ہے۔[20] ابنِ اسحاق نے یہ روایت نقل کی کہ تحریرِ مقاطعہ مسجد کے ایک کونے میں رکھی گئی تھی۔[21] بعض روایات میں ابو جہل کی خالہ اُمِ جلاس بنت مخربہ کے پاس بھی تحریرِ مقاطعہ کا ذکر ملتا ہے۔[22] بعض روایات میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ تحریرِ مقاطعہ بنی عامر بن لوئی کے برادر ہشام بن عمرو کے پاس تھی۔[23]
- بعض روایات میں شعبِ ابی طالب میں مدتِ قیام تین سال [24]، جبکہ بعض روایات میں دو سال کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔[25]

مذکورہ تفاصیل سے واضح ہے کہ متنِ مقاطعہ کی تفاصیل اور کاتب پر راوی متفق نہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد عبد اللہ الصبحی نے لکھا کہ بوقتِ مقاطعہ جو زعمائے قریش موجود تھے بعد از ہجرت ترویجِ روایات کے وقت وہ نہیں تھے، کیونکہ غزوۂ بدر میں ان کی اکثریت قتل ہوچکی تھی اور باقی بحالتِ کفر مر گئے، ابو سفیان اور سہیل بن عمرو وغیرہ جو بچ گئے تھے وہ بھی روایتِ متنِ مقاطعہ پر متفق نہیں۔ لہٰذا بمشکل ایک یا دو راوی ملتے ہیں اور مکمل متن دستیاب نہیں۔[26] صحیح مسلم کی روایت کے سوا جملہ طرق مرسل ہیں لیکن ایک دوسرے کی تقویت کا باعث ہیں، جن کے چند مشترکات سے اس واقعہ کی وضاحت ممکن ہے، روایتِ مسلم میں متنِ مقاطعہ کے چند جملے روایت بالمعنیٰ ہیں [27]، ابنِ حجر عسقلانیؒ کے مطابق روایتِ مسلم میں مختصر متنِ مقاطعہ ابنِ شہاب زہریؒ کی مدرج روایت ہے۔[28] ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری کے مطابق متنِ مقاطعہ کی تفاصیل کسی صحیح روایت میں نہیں [29]، لیکن متنِ مقاطعہ اور اس کا مفہوم چونکہ ثقہ روایات میں ہے لہٰذا اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

منصور بن عکرمہ

ابو عبد اللہ الزبیری کے مطابق منصور بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار کاتبِ صحیفہ تھا اور اس کا نام ابو الروم بن عبد شرحبیل تھا، اس کی ماں اشعریین میں سے تھی۔[30] ابنِ حزمؒ نے یہی نام لکھا ہے۔[31] بلاذریؒ نے منصور بن عکرمہ بن عامر بن ہاشم بن عبد مناف کا نام ذکر کرکے اسے ضعیف قرار دیا اور بغیض بن عامر کو کاتب قرار دیا۔[32] ابو القاسم سہیلیؒ نے بھی ایک قول کے مطابق منصور بن عبد شرحبیل کا ذکر کیا [33] بہت ممکن ہے کہ عکرمہ ہی عبد شرحبیل ہو، لیکن اس کی صراحت کہیں نہیں ملی۔

نضر بن حارث

نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار القرشی، ابنِ اثیرؒ نے ابنِ مندہ اور ابو نعیم کے اسے اہلِ حجاز میں شمار کرنے، شرکائے غزوۂ حنین میں ذکر کرنے اور مؤلفۃ القلوب میں سے ہونے کے سبب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اسے سو اونٹ عطاء کئے جانے کا رد کرتے ہوئے لکھا کہ نضر مذکور بدر کے قیدیوں میں سے تھا اور کفر پر اس کی موت ہوئی۔ رسول اکرم ﷺ کے حکم پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے قتل کیا تھا۔ اہلِ مغازی و سیر اس پر متفق ہیں کہ یہ بدر کے قیدیوں میں سے تھا اور کفر پر اس کی موت ہوئی کیوں کہ یہ رسول ﷺ اور مسلمانوں کا شدید مخالف تھا۔[34] صاحبِ نسبِ قریش کا بھی یہی مؤقف ہے۔[35] بلاذریؒ نے بھی یہی مؤقف اختیار کیا ہے۔[36] ابنِ اثیرؒ نے نضر بن حارث کے تعارف میں کتابتِ متنِ مقاطعہ کا ذکر نہیں کیا، لیکن بدر کے مقتولین کفار میں اس کا ذکر کیا، اور یہی بات ڈاکٹر عبد اللہ الصبحی کے حوالے سے بھی بیان ہو چکی ہے کہ متنِ مقاطعہ کے اکثر راوی اور قریش کے زعماء بدر میں کفر کی حالت میں مرے، لہٰذا نضر بن حارث کی کتابتِ صحیفہ کا قول بھی خارج از قیاس نہیں ہونا چاہیے۔

المختصر کاتبِ صحیفہ پر ائمہ سیر کا اختلاف ہے جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے، لیکن اکثر ائمہ نے بغیض بن عامر کو ہی کاتب قرار دیا اور یہی قول درست ہے۔[37] بہر طور غور کریں تو یہ بات بھی خارج از امکان نہیں کہ متنِ صحیفہ کے مختلف نسخے مختلف کاتبوں سے لکھوا کر مختلف مقامات پر پھیلا دیئے گئے ہوں جیسا کہ پہلے مختلف اقوال ذکر کیے گئے کہ کئی مقامات اور مختلف لوگوں کے پاس متنِ صحیفہ کے نسخے موجود تھے۔

موضوع سے متعلقہ اہم مفاہیم اور ان کی عصری تطبیق

مقاطعۂ قریش کے متن اور اس سے متعلقہ ابحاث کے بعد شعبِ ابی طالب سے متعلقہ چند اہم مباحث سامنے لانا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ قارئین پر عنوان کے مخفی گوشے بھی منکشف ہو سکیں، قریشِ مکہ کا رسول اللہ ﷺ، بنو ہاشم و بنو مطلب اور ان کا ساتھ دینے والوں کے ساتھ سماجی بائیکاٹ کرنے اور ان سب کے شعبِ ابی طالب میں تین سال تک قریش کی طرف سے کسی قسم کے نقصان پہنچنے سے بچنے کے لئے خود مرضی سے یا جبراً محصور رہنے اور تکالیف و شدائد برداشت کرنے سے مندرجہ ذیل چند نکات پس و پیش منظر اور نتائج کے طور پر سمجھے جا سکتے ہیں:

- مسلمانوں کی روز بروز کامیابیوں، حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت حمزہ بن عبد المطلبؓ کے قبولِ اسلام اور ہجرتِ حبشہ کرنے والے چند مسلمانوں کو حبشہ سے بذریعہ سفراء واپس لانے میں قریشِ مکہ کی ناکامی نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ مسلمان دن بدن کامیابیاں سمیٹ رہے ہیں۔ قریش نے حتمی فیصلہ کر لیا تھا کہ محمد (ﷺ) کو ان کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ انہیں معاذ اللہ قتل کر ڈالیں۔[38] لہٰذا انہوں نے اپنے حلیفوں سے مل کر طے کیا کہ محمد (ﷺ) اور آپ کے قبیلے کے لوگوں سے تجارت، شادی بیاہ اور میل جول بند کر دیا جائے تاکہ وہ مجبور ہو کر محمد (ﷺ) کو ان کے حوالے کر دیں۔[39]
- قریش نے دوسرے اتحادی قبائل سے مل کر اپنے اس پروگرام کو یکم محرم، 7 نبوی بمطابق 617ء کو تحریری شکل دی۔[40]
- قریشِ مکہ نے اپنی ذیلی شاخوں سے مل کر بنو ہاشم و بنو مطلب کے خلاف اپنے اہم مقصد کے حصول کے لئے معاہدہ میں تین قسم کی پابندیاں لگائیں، جن میں اقتصادی پابندی کا ذکر پہلے ہے۔ اس کا مفاد یہی تھا کہ بنو ہاشم و بنو مطلب اقتصادی لحاظ سے کمزور ہو کر ان کا مطالبہ ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔ آج بھی اگر کچھ مسلم ممالک پر معاشی پابندیاں عائد کی جاتی ہیں تو ان کے پیچھے یہی سوچ کار فرما ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو اقتصادی طور پر کمزور کر کے پسماندہ رکھا جائے تاکہ ان سے مخصوص

مقاصد کا حصول بہ آسانی ہو اس مقصد کے لئے کوئی ایک ملک ہی نہیں بلکہ دنیا کی طاقتور ریاستیں اس عالمی سیاسی دباؤ کا حصہ ہوتی ہیں تاکہ پابندیوں میں جکڑے ہوئے ممالک سر اُٹھانے کی جرات نہ کر سکیں۔

- بعض اہلِ علم کے ہاں بنوہاشم سے فقط قبیلۂ قریش نے اقتصادی بائیکاٹ کیا تھالہٰذا غیر قرشیوں یا بیرونی تاجروں پر یہ معاہدہ لاگو نہیں ہوتا تھا، اس صورت میں بنوہاشم کے لئے کوئی رکاوٹ نہ تھی کہ وہ ضرورت کی اشیاء دوسرے تاجروں سے حاصل کریں اور اپنے بچوں کو بھوک سے ہلکان نہ کریں، لیکن روایت کے مطابق تین سال تک بنی ہاشم بھوک کے محصور رہے۔[41] بظاہر یہ بات دل کو لگتی ہے لیکن غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ فقط قریش ہی نے نہیں بلکہ بنو کنانہ نے بھی بائیکاٹ میں قریش کا ساتھ دیا تھااور یہ ہر دو قبیلے ان بڑے قبائل میں سے تھے جن کی دسیوں شاخیں تھیں۔ لہٰذا مکہ کے باسیوں کی اکثریت انہی قبائل اور ان کے ذیلی قبیلوں پر مشتمل تھی، پھر ان کے اڑوس پڑوس کی ریاستوں اور قبائل سے تعلقات اور اثرورسوخ بھی تھا۔ آج بھی یہ بات مسلمہ ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتیں جب کسی ملک یا جماعت کے خلاف پابندیاں عائد کرتی ہیں تو دوسرے ممالک یا جماعتیں ہمدردی کے باوجود تعاون کرنے کی ہمت نہیں کرتے، لہٰذا قریش اور بنو کنانہ ایسی بڑی طاقتوں کی عائد کردہ پابندیوں کے باوجود کون بنوہاشم کی مدد کر سکتا تھا۔[42]
- شعبِ ابی طالب میں بظاہر مسلمانوں کے لئے بہت صبر آزما مشکلات اور تکالیف تھیں، لیکن غور کیا جائے تو شعبِ ابی طالب درحقیقت ان کے لئے مشکلات و شدائد برداشت کرنے اور صبر کرنے کے لئے ابتدائی تربیت گاہ تھی، جس میں انہوں نے ایک طویل عرصہ تک بھوک پیاس برداشت کی، مصائب و مشکلات اور شدائد و تکالیف کا بہت بہادری اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ رب العالمین نے انہیں ایسی صلاحیتوں اور استعداد سے نوازا جس کے سبب وہ پیش آمدہ بڑی سے بڑی مشکلات اور شدید سے شدید تر مصائب و آلام میں صبر آزما رہے اور شاندار کامیابیاں اپنے نام کرتے رہے۔ پہاڑوں جیسی مشکلات بھی ان کا راستہ نہ روک سکیں اور وہ بالآخر کامیابی کے ساتھ منزل آشنا ہوئے۔
- روایات سے کہیں پتا نہیں چلتا کہ قریش نے بنوہاشم کو شعبِ ابی طالب میں محصور ہونے پر مجبور کیا تھا بلکہ حضرت ابو طالب نے اپنے اشعار کے ذریعہ بنوہاشم اور بنو مطلب وغیرہ کو غیر محفوظ ہونے کا تاثر دے کر اپنے محلے شعبِ ابی طالب میں محدود و محصور ہونے کا کہا تھا تاکہ بالخصوص محمد ﷺ اور بالعموم دوسرے بنوہاشم اور مختلف قبائل کے مسلمانوں کو قریش کی طرف سے کوئی نقصان نہ پہنچے۔
- اس معاہدے کی جو شقیں تھیں ان کے پیچھے قریش کا گہرا غور و خوض کارفرما تھا، مثلاً پہلی شق میں یہ تھا کہ ان سے تجارتی لین دین نہیں کیا جائے گا، تو اس میں قریش درحقیقت بنوہاشم اور ان کے حلیفوں کو اس حالت میں دیکھنا چاہتے تھے کہ وہ معاشی طور پر بالکل تباہ و برباد ہو جائیں اور اس طرح ان کی حیثیت خود بخود ختم ہو کے رہ جائے گی۔ اسی طرح شادی بیاہ اور رشتہ داری کے معاملات منقطع کرنے کا مقصد نسلوں کا تسلسل منقطع کرنا تھا تاکہ اس میدان میں بھی وہ تنہا کر دیے جائیں۔ ملنے جلنے پر پابندی کا مقصد بھی انہیں سب سے الگ کرنا تھا تاکہ باہمی میل جول سے آپس میں جو ہمدردی اور محبت پیدا ہوتی ہے انہیں اس سے بھی محروم کر دیا جائے۔

حاصلِ بحث

المختصر شعبِ ابی طالب سیرتِ رسول ﷺ کا ایک اہم باب ہے جس کی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ

رب العالمین نے اپنے رسول ﷺ کی حفاظت کی خاطر آپ ﷺ کے اپنے اور پرائے سب آپ ﷺ کی حفاظت پر مامور کر دیئے، شعبِ ابی طالب میں فقط مسلمان ہی محصور نہیں تھے بلکہ زیادہ تر تعداد اُن حلیفوں کی تھی جنہوں نے آپ ﷺ پر ابھی تک ایمان نہیں لایا تھا، لیکن آپ ﷺ کا ساتھ دینے کے لئے وہ بھی مصائب اور تکالیف برداشت کرتے رہے۔ شعب ابی طالب کے مقاطعہ نتیجے میں اللہ رب العالمین نے اہلِ اسلام کو ایسی صلاحیتوں اور استعداد سے نوازا جس کے سبب وہ پیش آمدہ بڑی سے بڑی مشکلات اور شدید سے شدید تر مصائب و آلام میں صبر آزمارہے اور شاندار کامیابیاں اپنے نام کرتے رہے۔ پہاڑوں جیسی مشکلات بھی ان کا راستہ نہ روک سکیں اور وہ بالآخر کامیابی کے ساتھ منزل آشنا ہوئے۔

حوالہ جات وحواشی

1 زبیری، مصعب بن عبد اللہ، **نسب قریش**، تحقیق: لیفی بروفنسال، (قاہرہ: دار المعارف، طبع ثالث، سن ندارد)، ص 12۔

2 السمعانی، عبد الکریم بن محمد، **الانساب**، تحقیق: عبد الرحمٰن بن یحییٰ، (حیدرآباد: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، 1962ء)، 10/399۔

3 جماعۃ، **دائرۃ المعارف الاسلامیہ**، (لاہور: جامعہ پنجاب، طبع اول، 1978ء)، 16/992۔

4 القرطبی، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ، **الاستیعاب فی معرفة الاصحاب**، تحقیق: علی محمد البجاوی، (بیروت: دار الجیل، 1991ء)، 3/145۔

5 الزرکلی، خیر الدین بن محمود بن محمد، **الاعلام**، (قاہرۃ: دار العلم للملایین، 2002ء)، 5/45۔

6 القرطبی، **الاستیعاب**، 1/370؛ العسقلانی، احمد بن علی بن حجر، **الاصابة فی تمییز الصحابة**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1994ء)، 2/105۔

7 السمعانی، **الانساب**، 13/379۔

8 ابنِ ہشام، ابو محمد جمال الدین عبد الملک، **السیرۃ النبویۃ**، (مصر: مکتبہ المصطفیٰ البابی الحلبی، 1955ء)، 1/2۔

9 السمعانی، **الانساب**، 12/316۔

10 ایضاً۔

11 البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، (مصر: دار طوق النجاۃ، 1422ھ)، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، رقم الحدیث: 3502۔

12 ابن عبد ربہ، شہاب الدین احمد بن محمد، **عقد الفرید**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1404ھ)، 4/240۔

13 ابنِ سعد، محمد بن سعد بن منیع، **الطبقات الکبریٰ**، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1990ء)، 1/163۔

14 موسیٰ بن عقبہ، ابو عیاش ابو محمد القرشی، **المغازی**، (اندلس: کلیۃ الاداب اکادیر، 1994ء)، ص 84۔

15 ابنِ ہشام، **السیرۃ النبویۃ**، 1/350۔

16 ابنِ قیم، محمد بن ابی بکر بن الجوزیہ، **زاد المعاد فی ھدی خیر العباد**، (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1986)، 3/30۔

17 ابنِ کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، **البدایۃ والنھایۃ**، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 1988ء)، 3/108۔

18 ابنِ قیم الجوزیہ، **زاد المعاد**، 3/30

19 ابنِ ہشام، **السیرۃ النبویۃ**، 1/98۔

20 ابن سعد، **الطبقات الکبریٰ**، 1/163۔

21 ابن اسحاق، **السیرۃ النبویۃ**، ص 207-208۔

22 ابن سعد، **الطبقات الکبریٰ**، 1/163۔

23 الاصبہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ، **دلائل النبوۃ**، تحقیق: دکتور محمد رواس قلعہ جی، (بیروت: دار النفائس، 1986ء)، 1/275۔

24 ابن سعد، **الطبقات الکبریٰ**، 1/163۔ ابن اسحاق، **السیرۃ النبویۃ**، ص 161۔

25 ایضاً۔

26 الصبحی، محمد بن عبداللہ، مرویات الوثائق المکتوبۃ من النبیؐ والیہ جمعاًودراساً، (مدینہ منورہ: جامعۃ الاسلامیہ، 2009ء)، 1/161۔

27 ایضاً۔

28 العسقلانی، احمد بن علی بن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، (بیروت: دار المعرفۃ، 1959ء)، 3/453۔

29 العمری، ڈاکٹر اکرم الضیاء، السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ، (مدینۃ منورۃ: مکتبۃ العلوم والحکم، 1994ء)، 1/181۔

30 مصعب زبیری، نسب قریش، ص254۔

31 ابن حزم الظاہری، ابو محمد علی بن حزم، جمہرۃ انساب العرب، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1983ء)، ص127۔

32 البلاذری، احمد بن یحیٰ بن جابر، انساب الاشراف، (بیروت: دار الفکر، 1996ء)، 9/412۔

33 السہیلی، ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ، الروض الانف، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2000ء)، 3/215۔

34 ابن الاثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1994ء)، 5/301۔

35 مصعب زبیری، نسب قریش، ص254۔

36 البلاذری، انساب الاشراف، 9/412۔

37 ابن القیم، زاد المعاد، 3/30۔

38 فلاحی، ڈاکٹر شاہد بدر، شعبِ ابی طالب، (دہلی: شعورِ حق پبلشرز، اپریل 2018ء)، ص48۔

39 جمعہ، احمد خلیل، نساء اھل البیت، (دمشق: دار الیمامہ، 1994ء)، ص60۔

40 ابن القیم، زاد المعاد، 2/102۔

41 لاہور: ماہنامہ اشراق، 21/2، اشاعت فروری 2009ء، ص27۔

42 فلاحی، شعبِ ابی طالب، ص63-64۔